

Posted on Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



کتاب نگری اسپیشل



دل کی راہیں تم تک

کرن آفتاب

۵۰ قلم سے

میں فلم نہیں دیکھتا، لیکن یہ ضرور
جانتا ہوں کہ تمہیں فلمیں دیکھنا
بہت پسند ہے، سبز رنگ اچھا لگتا
ہے، تم آرکیٹیکٹ انجینئر بننا چاہتی ہو۔
سڑا بیری آئس کریم بے حد پسند ہے
تمہیں اور۔۔۔۔۔
بے ساختہ اُس کے منہ سے نکلا۔
"اور میں سخت ناپسند ہوں۔"



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

کتاب نگری اسپیشل

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

samiyach02@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی
کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted on Kitab Nagri

دل کی راہیں تم تک "

کتاب نگری اسپیشل

کرن آفتاب

قسط نمبر: 5

آنکھوں میں خود بخود نمی در آئی، زہران حیدر پر رشک ہونے لگا۔

"اُس کے پاس سب کچھ ہے، دوست، دولت، عزت، لوگ اُس سے محبت کرتے ہیں اُس کے لیئے آنسو بہاتے ہیں اُسے کھونے سے ڈرتے ہیں "شاید خوش قسمت لوگ زہران حیدر جیسے ہی ہوتے ہیں جنہیں نہ حال فکر مند کرتا ہے اور نہ ہی مستقبل کا خوف ستاتا ہے۔"

وہ جس چیز کی خواہش کرے گا اُسے مل جائے گی شاید ہی ایسا کہ اُسکے دل میں کسی شے کو لے کر کوئی حسرت رہی ہو یا کبھی رہے، وہ کبھی خواہشات کے پورا ہونے کے لیئے ترسا نہیں ہو گا۔۔۔ اور میں میرے پاس تو ایسا کچھ بھی نہیں جس پہ ناز کیا جائے ہر صبح کتنی ہی خواہشیں بیدار ہوتی ہیں اور شام کے ڈھلتے سائے میں مدفن ہو جاتی

Posted on Kitab Nagri

ہے۔ وہ اگر کچھ کھو بھی دے گا تو اُسے تکلیف نہیں ہوگی لیکن میرے پاس کھونے کے لیئے کچھ بھی نہیں میں کھو دینا ایفوڈ نہیں کر سکتی۔

وہ پیسے خرچ کرتے ہوئے کبھی حساب نہیں رکھتا ہوگا لیکن میں۔۔۔ مجھے تو ایک روپیہ خرچ کرنے سے پہلے بھی پورے ماہ کا حساب لگانا پڑتا ہے اور پھر بھی خرچ نہیں کر پاتی۔

سوچوں میں گم کوریڈور عبور کرتے وہ خارجی گیٹ تک پہنچ چکی تھی۔
چلتے چلتے یکدم رُکی اور مڑ کے کالج کو تکتے لگی۔

کیا مجھے یہاں آنا چاہیئے تھا۔۔۔؟ کہیں میں بھٹک تو نہیں گئی؟ میں یہاں کیوں آگئی اگر آگئی تھی تو زہرا ان میرب انضر ان سب کیوں ملی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلچلاتی دھوپ گرمی کی شدت میں اضافہ کیئے ہوئے تھی فٹ پاتھ کے قریب کنارے پر چلتے وہ تھکنے لگی تھی، بس سٹاپ کالج سے خاصا دور تھا نا چاہتے ہوئے بھی اُسے یہ فاصلہ ایسے ہی طے کرنا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

تمہارا دماغ خراب ہو گیا تھا جو عاقب حیدر آفندی کے بجائے اُسکے بھائی پر گولی چلا دی۔ شیخ کا غصہ عروج پر تھا۔
سر میرا یقین کریں مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اُس گاڑی میں عاقب حیدر نہیں زہرا ان حیدر ہو گا کیونکہ وہ
گاڑی ہمیشہ عاقب حیدر کے زیر استعمال رہی ہے اور ایک دن پہلے تک بھی اُسی کے پاس تھی۔
تمہیں پھر بھی نزدیک کرنی چاہیئے تھی۔ وہ ڈھاڑا۔

غلطی ہو گئی لیکن پھر بھی فائدے میں ہم ہی ہیں۔
کیسے۔۔؟

سراگر عاقب کو گولی لگتی تو شاید وہ پیچھے نہ ہٹتا لیکن اب تکلیف اُسے نہیں اُسکے اپنے کو پہنچی ہے تو یقیناً وہ اپنے
قدم پیچھے لے گا۔

اگر ایسا نہ ہوا تو۔۔۔؟

تو پھر عاقب حیدر خود اپنی موت کو دعوت دے گا۔

www.kitabnagri.com

ہمم۔۔۔ اُسے تمہاری شکل تو نہیں دیکھ لی؟

نہیں سر۔۔

ٹھیک ہے۔ عاقب حیدر کو ایک بُکے بھجواؤ جس میں اُسکے بھائی کے لیئے نیک تمناؤں کا اظہار ہو اور ساتھ ہی
ورن بھی کر دو اُسے اگر وہ پیچھے نہیں ہٹتا تو اگلی بار اُسکے بھائی کو ہسپتال جانے کی مہلت بھی نہیں ملے گی۔

Posted on Kitab Nagri

او کے سر۔۔۔ اُس نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا۔

اس سب کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے مجھے ایک ہفتے کے اندر اندر رپوٹ چاہیئے۔

سر اب تک تفتیش کے مطابق تو یہ نامعلوم افراد کا کام لگ رہا جو راہ چلتے لوگوں کے موبائل نقدی چھین لیتے ہیں، ہو سکتا ہے وہ شخص بھی زہران صاحب کے پیچھے اسی نیت سے آیا ہو اور مزاحمت کرنے پر گولی چلا دی۔

مجھے تمہارے خیال سے کوئی لینا دینا نہیں ہے شمس۔۔۔ میرے بھائی کو گولی کس نے ماری اور کیوں۔۔۔؟
صرف ایک ہفتہ ہے تمہارے پاس سن رہے ہو۔۔۔؟

وہ فون کان سے لگائے ہسپتال کی راہ داری تک پہنچ چکا تھا۔

جی سر۔ شمس نے تابعداری سے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عاقب نے پیشانی سہلاتے فون جیب میں ڈالا۔

کون ہو سکتا ہے؟ زہران کی تو کسی سے کوئی دشمنی بھی نہیں۔ پُر سوچ انداز میں سردائیں سے بائیں ہلاتے اُس کا کا
رُخ سارا کی طرف تھا جنہوں نے پچھلے دو دن سے کچھ نہیں کھایا تھا۔

ماما! پلیز کچھ کھالیں، وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ عاقب نے آئینے کے پار اُس کے بے جان وجود پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

دودن سے وہ بے ہوش ہے ایک۔۔ ایک بار بھی آنکھ نہیں کھولی اُس کے اندر کچھ نہیں گیا عاقب وہ بھی دودن سے بھوکا ہے پھر میں کیسے کھالوں۔ انہوں نے تو اتر سے بہتے ہوئے آنسوؤں کے بیچ سرگوشی کی۔

اگر آپ ایسے کریں گی تو بابا کو کون سمجھالے گا۔ اُنکا بی پی شوٹ کر گیا تھا ابھی کچھ دیر پہلے چیک اپ کروا کے گھر چھوڑ کے آیا ہوں۔

کیا ہو گیا حیدر کو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ وہ مزید متفکر ہوئیں۔

بابا نے منع کیا تھا اس لیئے۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے عاقب ہم نے تو کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کیا پھر میرے زہران کے ساتھ ایسا کیوں ہوا۔

آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ عاقب نے اُن کا سر اپنے کندھے پر رکھ کے تھپتھپایا۔

میں آپ کے لیئے کچھ کھانے کو لاتا ہوں۔ منال۔۔۔

جی بھائی! وہ جو دیوار سے پشت لگائے کئی گھنٹوں سے آئینے کے پار خاموش سے لیٹے اپنے جان سے پیارے بھائی کو نم آنکھوں سے تنک رہی تھی عاقب کے پکارنے پر یکدم متوجہ ہوئی۔

ماما کے پاس بیٹھو میں کھانے کے لیئے کچھ لے کر آتا ہوں۔

منال کا سر اثبات میں ہلا۔ عاقب لمبے لمبے ڈاگ بھرتا کینٹین کی جانب بڑھنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

عاقب بھائی! اب کیسا ہے وہ؟ انضر نے قریب آ کر کہا۔

وہ اب تک بے ہوش ہے ڈاکٹر زبھی خاموش ہیں۔ ضبط کے باعث عاقب کی آنکھیں سرخ تھیں اُس نے انگلی اور انگھوٹے سے آنکھوں کو مسلا۔

یہ سب۔۔؟ اُس نے میرب کے پیچھے بہت سے لڑکے لڑکیوں کو دیکھ اُنکی طرف اشارہ کیا۔

یہ سب ہمارے کلاس فیلو ہیں عاقب بھائی، کل بھی آئے تھے لیکن ڈاکٹر نے اجازت نہیں دی اس لیئے یہ سب آج پھر سے آئیں ہیں۔

زہران کے لیئے آپ سب کی محبت کو دیکھ کر اچھا لگا مجھے ممکن ہے آپ سب کی دعاؤں سے زندگی کی طرف واپس لے آئے۔

میں ڈاکٹر سے کہہ دیتا ہوں وہ باری باری آپ سب کو زہران کے پاس جانے دیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ اُس نے توقف کیا۔

وہ بالکل خاموش ہے آپ کی کسی بات کا جواب نہیں دے گا وہ سب کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔ اُسکی آنکھوں میں نمی کی ہلکی سی تہہ اُبھری۔

عاقب کی بات سُن کر سب کے چہرے مر جھاگیئے۔

تم انہیں اندر لے جاؤ انضر میں آتا ہوں۔ وہ انضر سے کہتا آگے بڑھ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

میرب تم لے جاؤ نہ ان سب کو۔۔۔ اُس نے تھکے تھکے سے انداز میں کہا۔

کیا تم نہیں جاؤ گے؟ میرب نے اُس کے چہرے تکلتے استفسار کرنے لگی جہاں صرف دکھ تھا۔

"میں نے ہمیشہ اُسے بولتے دیکھا ہے خاموش دیکھنے کی ہمت نہیں۔۔۔ ہمیشہ ہنستے دیکھا ہے اب اُس کا ساکت چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔ بات کے اختتام پر اُسکی آواز مزید بھاری ہوئی تھی۔

وہ ٹھیک ہو جائے گا بالکل پہلے جیسا وہ پھر مسکرائے گا بولے گا بات کرے گا تم دیکھنا۔ میرب نے نم آنکھوں سے مسکرانے کی سعی کی۔

ان شاء اللہ انصر نے اثبات میں سر ہلایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

اتنی چپ کیوں ہو کچھ ہوا ہے؟ ارسلہ گیلے ہاتھ صاف کرتے اُسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولی۔

مجھ کیا ہونا ہے بالکل ٹھیک ہوں۔ مرام نے کندھے اُچکائے۔

لگ تو نہیں رہا۔ کوئی بات تو ضرور ہے۔

انویٹیکیشن کرنا بند کرو ٹھیک ہوں میں بتایا تو ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اچھا تو پھر بلا وجہ غصہ کیوں ہو رہی ہو۔ ایسا بھی کیا پوچھ لیا میں نے۔ اور ویسے بھی جب تم مجھ سے کچھ چھپا نہیں سکتی تو کوشش کیوں کرتی ہو۔

ارسلہ دونوں ابرو اُچکاتے مسکراہٹ دباتے بولی۔

"اُسے گولی لگی ہے ہو اسپتال میں ہے، دو دن سے ہوش نہیں آیا"۔ لہجہ مدہم تھا۔
کون؟

زہرا ن۔۔۔

کیا۔۔۔؟ پر کیسے؟ وہ حیران ہوئی۔

پتہ نہیں بس اتنا ہی معلوم ہوا کہ کسی نے گولی چلائی تھی اُس پر لیکن کوئی مالی نقصان نہیں پہنچایا اُسے۔

www.kitabnagri.com

یہ تو برا ہوا۔۔۔ ارسلہ کو دکھ ہوا۔

ہاں بہت۔۔۔ مرام نے بے اختیار کہا۔

خیر ہمیں کیا ہوش آئے یا نہ آئے۔۔۔ تم ابا کا بتاؤ وہ گھر آئے۔۔۔؟

ارسلہ کے حیرت سے تکیے پر وہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں"۔۔ آج پانچواں دن ہے اور وہ گھر نہیں آئے، لیکن یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں وہ تو اکثر ہی ہفتوں غائب رہتے ہیں پر۔۔۔ تمہارا بات کو بدل دینا غیر معمولی ہے۔

میں سمجھی نہیں۔۔۔ مرام نے لاپراہی کا مظاہرہ کیا۔

اب تم جان کے انجان بن رہی تو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔

ارسلہ کندھے اُچکاتے اُسکے قریب سے اُٹھی اور بیڈ شیٹ درست کرنے لگی۔

مرام ایک بار پھر سے کتاب پر جھک گئی۔

ویسے مجھے زہران کے لیئے بہت برا محسوس ہو رہا ہے۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ پھر سے گویا ہوئی۔

مرام نے اُسکی پشت کو گھورا جواب الماری کی جانب رخ کیئے کپڑوں کی ترتیب درست کرنے میں منہمک تھی۔

"کیوں؟ وہ تمہارے ماموں کا بیٹا لگتا ہے جو اتنا درد محسوس ہو رہا ہے۔" وہ جتنا زہران اور اُس سے جڑی ہر سوچ کو جھٹک رہی تھی اتنا ہی ارسلہ بات کو طول دے رہی تھی۔

کاش کہ میرے کوئی ماموں ہوتے اور وہ اُنکا بیٹا ہوتا خیر یہ بتاؤ تم ہو سپیٹل جاؤ گی؟

میں وہاں کیوں جاؤ گی۔۔۔ اُسے غصہ آیا۔

ظاہر ہے عیادت کے لیئے۔۔۔

دل کی راہیں تم تک از۔ کرن آفتاب

Posted on Kitab Nagri

مجھے اُسکی عیادت کرنے کا کوئی شوق نہیں۔

پتہ تھا مجھے یہی جواب ہو گا تمہارا، اگر چلی جاتی تو میں بھی تمہارے ساتھ چلتی لیکن تم تو ٹھہری جذبات سے عاری
ایک سخت دل لڑکی۔ ارسلہ نے منہ بنایا۔

مرام نے تیوری چڑھائی۔

کیا باقی سب بھی تمہاری طرح بے مروت ہیں؟ کیا اُسکی عیادت کو نہیں گیا؟ وہ کپڑے تہہ لگاتے ہوئے بولی۔
نہیں سب میری طرح پتھر دل نہیں ہیں کچھ تمہاری طرح نرم مزاج اور درد دل رکھنے والے بھی ہیں جو
زہر ان حیدر کے لیئے آنسو بہاتے ہیں اور تیمارداری کرنے بھی جاتے ہیں۔ مرام نے چبا چبا کر کہا تو ارسلہ بے
ساختہ ہنس دی۔

تم بدلہ لے رہی ہو مجھ سے؟ وہ ہنستے ہوئے اُسکے قریب آ بیٹھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مرام خاموش رہی۔

اچھا بتاؤ تم کیوں نہیں گئی؟ جب سب جا رہے تھے تو تمہیں بھی جانا چاہیئے تھا۔

ہاں اگر تم اکیلی جاتی تو معیوب لگتا لیکن سب کے ساتھ جانے میں تو کوئی حرج نہیں تھا، چلی جاتی تو اچھا تھا۔
کیوں؟ کیا میرے وہاں جانے سے وہ ٹھیک ہو جاتا۔

Posted on Kitab Nagri

"اگر اُسکی زندگی باقی ہے تو تمہارے نہ جانے پر بھی اُسکی سانسیں بحال ہو جائیں گی اور اگر نہیں ہے تو تمہارے چلے جانے پر بھی وہ موت سے بیدار نہیں ہو گا۔"

لفظ "موت" پر اُسکا دل ڈوبا اور بے ساختہ اُسکے منہ سے نکلا
"پاگل ہو تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔"

اب میں نے کیا کہہ دیا؟ ارسلہ نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا۔
کچھ نہیں نا جانے کیا کیا خرافات چلتی رہتی ہیں تمہارے دماغ میں، اُٹھو یہاں سے مجھے پڑھنے دو۔
حد ہے مرام۔۔۔ ارسلہ خشمگین نگاہوں سے کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔
مرام نے کتاب سے نظریں ہٹا کر فون کی طرف دیکھا۔
وہ دو دن پہلے ہی رمشا کی فرمائش پر نیا فون لے آئی تھی۔
"کیا انیلا سے پوچھوں؟" اُس نے موبائل سکرین پر انگلی پھیرتے ہوئے سوچا۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے کیا پڑی ہے، ایک تو یہ ارسلہ بھی نہ دماغ گھما دیتی ہے۔ وہ سخت جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی
فون ایک طرف رکھا اور تمام سوچوں جھٹکتی کتاب پر جھک گئی۔

Posted on Kitab Nagri

آج بازار جانا ہے مرام اس لیئے جلدی آجانا۔ رابعہ نے سلائی مشین سے نظریں ہٹا کر اُسکو آگاہ کیا جو چارپائی پر بیٹھی نیچے کو جھک کر موزے پہن رہی تھی۔

بازار کیوں؟ انداز مصروف سا تھا۔

موسم بدل رہا ہے اس لیئے سوچا بازار کا چکر لگالوں، دو چار دن اوپر ہوگی لیئے تو مہنگائی ساتویں پر ہوگی اور کسی چیز کو ہاتھ لگانے پر بھی پیسے وصول کریں گے دکاندار۔

ہاتھ لگانے کے کیوں وہ تو دیکھنے کے بھی پیسے لیں گے۔ رمشانے منہ بناتے کہا۔

آپ ارسلہ کے ساتھ چلی جائیئے گا مجھے دیر ہو جائیگی۔ وہ گرم چائے کے بڑے بڑے گھونٹ بھرتے بولی۔ امم ہم آپ کی ساتھ رس بھی لونہ۔ رمشانے یاد کروایا۔

وہ تم کھالو۔ اُسنے چائے کا آخری گھونٹ بھرتے خالی کپ لکڑی کی چھوٹی گول میز پر رکھا۔

ارسلہ کی طبیعت ٹھیک نہیں بخار ہو رہا ہے اُسے اس لیئے تم سے کہہ رہی ہوں ورنہ ہمیشہ اُسی کے ساتھ ہی تو جاتی ہوں، میں اور مشی پیر بازار کے بڑے چوک پر تمہارا انتظار کریں گے وہیں آجانا۔

اچھا ٹھیک ہے امی آ جاؤ گی اور مشی تم وہ دوسرا فون ساتھ ہی رکھ لینا ٹھیک کروادیا تھا میں نے، اگر مجھے کہیں نظر نہ آئے تو فون کرونگی تمہیں۔ وہ بیگ اٹھاتی باہر نکلی۔

جی آپنی۔۔۔ رمشانے رس چائے میں ڈبوتے

Posted on Kitab Nagri

جلدی سے جواب دیا۔

کالج گیٹ پر اُسکی نگاہ سامنے سے آتے انضر پر پڑی، جو پچھلے ایک ہفتے سے اکیلا ہی نظر آ رہا تھا۔
"لگتا ہے وہ ابھی تک ہسپتال میں ہے" مرام نے انضر کی طرف دیکھتے سوچا جواب لمبے لمبے ڈاگ بھرتا اُسی کی طرف آ رہا تھا۔



اسلام علیکم مَرَام... !

وعلیکم السلام...

کیسی ہیں آپ؟ وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے اُسکے ساتھ چلتے بولا

جی میں ٹھیک ہوں۔

وہ دراصل میں شرمندہ ہوں بہت۔

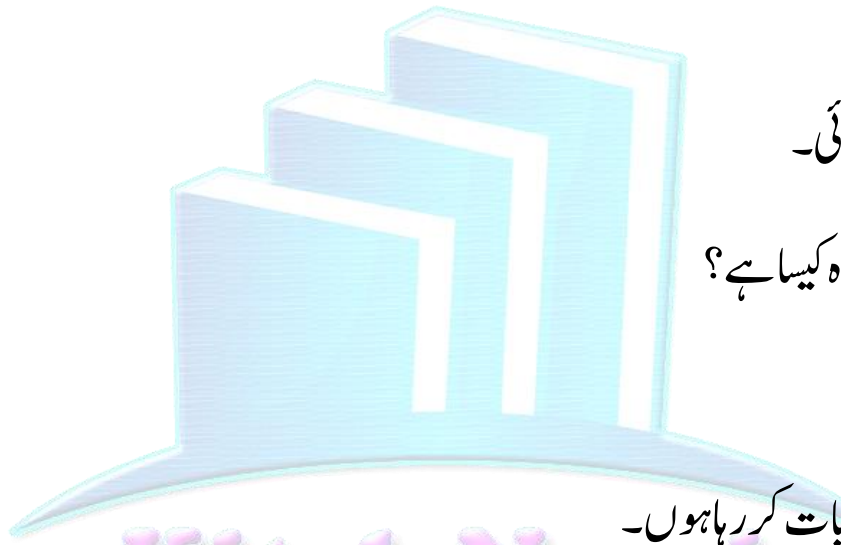
کس لیئے؟

دل کی راہیں تم تک از۔ کرن آفتاب

Posted on Kitab Nagri

پروجیکٹ کے سلسلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر پارہا اس لیئے، میرا سارا دھیان زہران کی طرف لگا ہوا تھا ہم ہمیشہ سے ساتھ رہے ہیں کبھی الگ نہیں ہوئے، میں اُس کے لیئے بہت فکر مند ہوں بس اس لیئے۔۔۔
"کوئی بات نہیں"۔۔ مختصر جواب آیا۔

میں نے ظہیر سر سے بات کی ہے انہوں نے ایک ہفتے کا اضافی وقت دیا ہے ہم کام مکمل کر لیں گے۔ وہ مزید بولا۔



جی بہتر۔۔۔ وہ بے زار ہوئی۔

آپ پوچھیں گی نہیں کہ وہ کیسا ہے؟

کون۔۔۔؟

زہران۔۔۔ زہران کی بات کر رہا ہوں۔

اواچھا۔۔۔ جی بتائیں کیسے ہیں آپ کے دوست؟

www.kitabnagri.com

ایک ہفتہ گزر گیا ہے لیکن اُسے ابھی تک ہوش نہیں آیا، اُس کے بغیر کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا مجھے۔ انضر کی آواز بُجھ سی گئی تھی۔

ڈاکٹر ز کیا کہتے ہیں۔؟

وہ اب تک پُر امید ہیں لیکن اب تک کوئی اچھی خبر نہیں ملی سب بہت پریشان ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

سُن کر افسوس ہوا۔

آپ دعا کریں نہ اُس کے لیئے وہ ہوش میں آجائے آنکھیں کھول دے۔

"میں"۔۔۔۔ اُس نے میں پر زور دیا۔

جی آپ۔۔۔

کچھ دیر کے لیئے خاموشی چھائی۔

کلاس شروع ہونے سے پہلے مجھے کچھ کتابیں واپس کرنی ہیں انضر، اس لیئے مجھے دیر ہو رہی ہے۔

جی ضرور آپ جائیں کلاس میں ملاقات ہوتی ہے پھر۔

انضر کے کہنے پر وہ سر کو جنبش دیتی آگے بڑھ گئی۔ کچھ دور جانے پر جب وہ مکمل طور پر نظروں سے اوجھل ہو گیا تو وہ گہرا سانس لیتی پتھر کے بنے بیچ پر بیٹھ گئی۔

www.kitabnagri.com

"دعا"۔۔۔۔ وہ زیر لب بڑبڑائی

میری دعاؤں کو قبولیت کا شرف کبھی نہیں ملا اگر میری زبان سے نکلی دعائیں پوری ہوتی تو سب سے پہلے میرے لیئے ہوتی لیکن میری دعا قبول ہی نہیں ہوتی شاید وہ اوپر جاتی ہی نہیں۔ اب تو اپنے لیئے بھی مانگنا چھوڑ دیا میں نے اُس کے لیئے کیا مانگوں۔

Posted on Kitab Nagri

اُس نے تاحدِ نگاہ پھیلے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے سوچانیلگوں آفاق پر ہلکی ہلکی سیاہی چھائی تھی اُڑتے ہوئے بادل ہوا کے زور پر اُس کے اوپر سے گزرے اُس نے گہرا سانس لیتے دور ہوتے بادلوں کو دیکھا۔

اُسے اب تک ہوش نہیں آیا مام اور اور جب تک وہ ہوش میں نہیں آجاتا میں یہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہلوانگی۔ زنیہ نے فون ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے سویرا بیگم سے کہا جواب زہرا ان کے بجائے اُس کے لیئے فکر مند ہو رہی تھیں۔

تم دو دن سے وہاں ہو مجھے یقین ہے تم نے کچھ کھایا بھی نہیں ہوگا، کچھ دیر کے لیئے گھر آ جاؤ فریش ہو لو پھر رات کو تمہارے ڈیڈ اور میں ہسپتال جائیں گے تو ساتھ ہی واپس چلنا لیکن ابھی گھر آ جاؤ۔ اُن کے لہجے میں واضح پریشانی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بٹ مام۔۔۔

زنیہ پلیز میرے لیئے زہرا ان سے زیادہ تم اہم ہو اور میں بالکل نہیں چاہوں گی کہ میری اکلوتی بیٹی کسی بیمار کو دیکھ کر خود بھی بیمار ہو جائے۔ تم دس منٹ کے اندر گھر پہنچو۔

سن رہی ہونہ۔۔۔؟ دوسری طرف خاموشی چھائی تھی۔ وہ آئینے کے پار لیٹے زہرا ان کو دیکھ رہی تھی۔

زنیہ میں تم سے بات کر رہی ہوں۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

جی مام آرہی ہوں۔ اُسے بد دلی سے کہتے فون رکھا اور منال کی طرف قدم بڑھائے۔

میں گھر جا رہی ہوں منال کچھ دیر تک واپس آ جاؤنگی اگر زہرا ان کو ہوش آ جائے تو مجھے فوراً فون کرنا پلیز۔

ہاں ٹھیک ہے تم چلی جاؤ ویسے بھی دو دن سے یہاں ہو کچھ دیر آرام کر لینا۔

ہمم۔۔ تمہارے اور آنٹی کے لیئے کچھ کھانے کو بچھواتی ہوں۔

اس کی ضرورت نہیں عاقب بھائی ابھی کھلا کر گیئے ہیں مجھے بھی اور ماما کو بھی۔

اچھا۔۔ میں چلتی ہوں۔ اُسے منال کی طرف دیکھ کر مسکرا نے کی سعی کی اور آگے بڑھ گئی۔



کہاں رہ گئی یہ لڑکی کہا بھی تھا جلدی آنا زرافون لگاؤ تو۔

میں نے نہیں لگاؤنگی فون کیا ضرورت تھی اُنکے سامنے سب کھول کھول کے بتانے کی کتنی شرمندہ ہو رہی تھی

میں اور وہ بھی کیا سوچتے ہونگے۔ رمشانے منہ پھلاتے رُخ پھیرا۔

تو کیا غلط کیا میں نے؟ جھوٹ بولتی اُن سے؟

ہاں تو کہہ دیتی وہ کونسا ہمارے گھر آ کے آپ کا جھوٹ پکڑ لیتے اور کیا ضرورت تھی اُن کے ساتھ پیر بازار آنے

کی اور تو اور سارے بازار گنوا دیئے آپ نے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

منگل بازار بدھ بازار جمعہ بازار۔۔۔ بس ایک اتوار بازار رہ گیا تھا وہ بھی بتا دیتی اُن کی معلومات میں اور اضافہ ہو جاتا۔

ہاں تو ہم جہاں سے خریداری کرتے ہیں اُسی بازار کے بارے میں ہی بتایا ہے اس میں کوئی برائی ہے، اچھا ہی ہے یہاں سے بھی بہت سی چیزیں عمدہ اور مناسب قیمت پر مل جاتی ہیں جو بڑی بڑی دکانوں پر بھی نہیں ملتی، میں نے سوچا اچھا ہے کسی کا بھلا ہو جائے گا اس لیئے بتا دیا۔

اف امی۔۔۔ وہ لوگ ایسی جگہ سے کہاں خریداری کرتے ہونگے بھلا۔ رمشانے اپنا ماتھا پیٹا۔
لو آگئی مرام بھی۔ انہوں نے سڑک پار کرتی مرام کی طرف اشارہ کیا۔

اتنی دیر کر دی کہا بھی تھا جلدی آنا۔ اُسکے قریب آتے ہی رابعہ نے کہا۔
بس نہیں مل رہی تھی اس لیئے دیر ہو گئی آپ دونوں کافی دیر سے انتظار کر رہی ہیں؟
www.kitabnagri.com
ہاں بیس منٹ ہو گی مئے جلدی پہنچ گی مئے تھے ہم۔

اور یہ بھی بتائیں نہ کیسے پہنچے۔۔۔؟ رمشانے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

مرام نے ابرو اچکائے۔ انداز معاملہ کیا ہے والا تھا۔

کیسے پہنچے؟

Posted on Kitab Nagri

میں بتاتی ہوں۔ وہ تینوں ایک ساتھ چلنے لگیں تھیں، ریشانے بات کا آغاز کیا۔

ہم بس میں بیٹھنے ہی والے تھے جب امی کو اُنکے بھائی مل گئے۔

بھائی۔۔۔ کونسے بھائی۔

پتہ نہیں آج ہی ملے ہیں۔ ریشانے کندھے اُچکائے۔

خالہ زاد ہیں میرے بہت چھوٹے تھے جب بیچاری خالہ انتقال کر گئی پھر تمہاری نانوں نے ہی اُنہیں پالا مجھ سے تین سال بڑے ہیں اور بہنوں کی طرح ہی عزیز رکھا مجھے بہت پیار تھا ہمارا، دو برس کے تھے جب ہمارے گھر آئے اور دس کے ہوئے تو خالو اُنہیں اپنے ساتھ واپس لے گئے پھر جب اُنکی شادی ہوئی تو ہمیں بھی بلایا بس آخری بار تبھی ملاقات ہوئی تھی اُس کے بعد تو اُنکی شکل ہی نہ دیکھی کبھی۔ حق ہا۔۔۔ رابعہ نے ماضی کو یاد رکھتے آہ بھری۔

لیکن آج اُنہیں اچانک دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ کوئی اپنا ملا وہ بھی اتنی مدت بعد۔ اُنکے چہرے پر خوشی تھی۔

www.kitabnagri.com

ہاں۔۔۔ آج اتفاق سے مل گئے اور امی نے فوراً پہچان لیا پھر تو دونوں نے مل کے ماضی کے بچی کے اُڈھیرے کچھ جذباتی بھی ہوئے اور انکل نے کہا آؤ بیٹھو میں چھوڑ دیتا ہوں امی نے فوراً ہی ہامی بھر لی اور پھر۔۔۔

پھر کیا؟ مرام نے دایاں ابرو اُچکایا۔

Posted on Kitab Nagri

وہی جو امی کرتی ہیں "آپ آئیں نہ کبھی بھائی صاحب ہمارے غریب خانے میں، ہمیں بہت خوشی ہوگی بھابی اور بچوں کو بھی ساتھ لائیئے گا" اور پھر ہم کہاں سے خریداری کرتے ہیں سارے بازوؤں کے نام گنوائے اور یہ بھی کہا کہ آپ نے چھوڑ دیا تو وقت بچ گیا ورنہ ہم تین بسیں بدل کر یہاں پہنچتے۔

رابعہ نے رمشا کو گھوری سے نوازا۔

بس کر دو ماں کے خلاف بہن کے کان بھرنا۔

انکی بات پر مرام کی ہنسی چھوٹی۔

کیا ہو گیا اگر امی نے بتا دیا تو ویسے بھی ساری امیاں ایسے ہی ہوتی ہیں۔ مرام نے اُسکا پھولا منہ دیکھ کر سرگوشی کی۔

"آخر یہ امیاں اتنی سچی کیوں ہوتی ہیں" اُسنے پھولے منہ کے ساتھ ایک بار پھر سے دہائی دی تو مرام پھر سے مسکرا دی جبکہ رابعہ خریداری میں مصروف ہو گئیں

www.kitabnagri.com

*

مرام بس رہنے دور کشہ کروالو۔ خریداری کر کے وہ بس اسٹینڈ کے قریب آئے تو رابعہ نے اُسے روکا۔

رکشہ کیوں؟

ہسپتال جانا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

کس لیئے؟

ارے آج وہ حیدر بھائی ملے تھے نہ تو بتا رہے تھے اُنکا چھوٹا بیٹا ہسپتال میں ہے بازار آگیا تھا اور حیدر بھائی بھی شاید عجلت میں تھے اس لیئے زیادہ تفصیل نہیں پوچھ سکی سوائے ہسپتال کے نام کے، اُسی کو دیکھنے جانا ہے۔ پھر کبھی چلے جائیں گے امی۔ اگر اب گیئے تو گھر پہنچتے تک رات ہو جائے گی ویسے بھی شام ڈھلنے ہی والی ہے۔ آج آئیں ہیں تو بچے کی خیریت دریافت کر ہی لیتے ہیں ویسے بھی یہاں سے ہسپتال قریب ہی ہے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

کروالیں آپنی رکشہ۔۔۔ امی اپنے بھتیجے سے ملے بغیر نہیں جائیں گی۔ رمشانے مرام کو ٹھوکا دیا تو وہ سر ہلاتے رکشہ روکنے لگی۔



www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

دل کی راہیں تم تک از۔ کرن آفتاب

Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

بس یہی روک دو۔ رمشانے رکشہ ڈرائیور کو روکنے کا اشارہ کیا۔

مرام نے ارد گرد نگاہ دوڑائی۔

آپ اور رمشاہو آئیں میں یہاں پارکنگ میں انتظار کرتی ہوں۔

تم یہاں کیوں روکی ساتھ چلو۔

وہ اندر جا کے کیا کروگی امی؟

اکیلی یہاں کروگی۔۔ ساتھ ہی چلو۔

Posted on Kitab Nagri

اچھا۔۔ چلیں پھر۔

وہ تینوں گیٹ عبور کرتی پارکنگ ایریا پار کرنے لگیں۔

ہسپتال کے اندورنی زینے عبور کرتے مرام لحظے بھر کوڑکی۔ رمشا اور رابعہ آگے جا چکی تھیں۔

اُسے تیسرے زینے پر رُک کر راہداری عبور کرتے لوگوں پر نگاہ ڈالی، عجیب سی بے چینی کے احساس نے دل کو گھیرا۔

اُسے چوتھی سیڑھی پر پاؤں رکھا زہران کے ہاتھوں میں جنبش ہوئی۔

ساکت کھڑے عاقب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

ڈاکٹر۔۔۔ وہ تقریباً چلا کر بولا۔

وہ زینے عبور کرتی اب کوریڈور میں داخل ہو چکی تھی۔

زہران کی پیشانی پر لکیریں اُبھریں اُسے بند آنکھوں کو میچا۔

ڈاکٹر پلیزز جلدی آئیں۔ عاقب دوڑ کر ڈاکٹر کی طرف بڑھا، منال اور سارا دروازہ کھولتی زہران کے قریب

آئیں۔

وہ تینوں اب ریسپشن پر استادہ فلور اور روم نمبر کی بابت دریافت کر رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"سیکنڈ فلور پر جانا ہے آپ دونوں جائیں میں یہاں انتظار کرتی ہوں"

یہاں تک آگئی ہو تو آگے بھی چلو۔

امی آپ چلی جائیں نہ ویسے بھی ہم کو نسا نہیں جانتے ہیں۔

آپی ٹھیک کہہ رہی ہیں امی ویسے بھی اتنا سامان لے کر اُنکے سامنے جاتے ہوئے اچھا نہیں لگے گا وہ بھی سستا۔
رمشانے ناک چڑھائی۔

مشى۔۔ بک بک بند کرو اور جاؤ امی کے ساتھ، یہ سامان مجھے پکڑاؤ۔ اُسے مشى کے ہاتھ سے بیگز تھامے تو وہ منہ
بناتی رابعہ کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

مرام سامنے رکھے بیچ پر جا بیٹھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مبارک ہو پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔ ڈاکٹر نے خوش ہوتے ہوئے عاقب کو بتایا۔

بہت شکریہ ڈاکٹر۔

شکریہ کی بات نہیں یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ورنہ سڈن ٹروما اور اتنے دن کی بے ہوشی کے بعد پیشنٹ
عموماً کوما میں چلے جاتے ہیں بٹ زہرا ان حیدر ازاے لکی مین۔

Posted on Kitab Nagri

اب کتنا وقت لگے گاریکور کرنے میں؟ وہ اب بھی متفکر تھا۔

زیادہ نہیں بس ایک دو دن انڈراوبزرویشن رکھیں گے جیسے ہی ہارٹ بیٹ نارمل ہوگی ڈسچارج کر دیں گے، آپ یہ میڈیسن اور انجکشنز منگوالیں۔ ڈاکٹر نے نیلی روشنائی سے لکھانسخہ عاقب کو دیا۔

اُس نے زہران پر ایک نگاہ ڈالی جو انتہائی مدہم آواز میں سارا بیگم کا ہاتھ با مشکل تھامے کچھ کہہ رہا تھا۔

وہ محبت بھری نگاہوں سے اُسے تکتا فارمیسی کی طرف بڑھنے لگا۔

میڈیسنز لینے کے بعد راہ داری عبور کرتے بے اختیار اُسکی نگاہ مَرَام پر پڑی اور ٹھہر سی گئی۔

بیچ کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں موندیں وہ نیند کی کیفیت میں تھی۔

سیاہ ڈوپٹے کے ہالے میں اُسکی گندمی شفاف رنگت ڈھلتی شام کی طرح ہی گلابی مائل ہو رہی تھی۔

"سلیپنگ بیوٹی"۔۔۔ بے ساختہ کہا گیا۔

کوئی اتنی بے فکری سے کیسے سو سکتا ہے جیسے دنیا کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو یا پھر دنیا سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

سوچ کے ساتھ ہی اُسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔

راستہ دیں بھائی صاحب۔ کسی نے پیچھے سے آکر اُسکا کندھا تھپتھپایا تو اُس نے نگاہوں کا زوایہ تبدیل کر کے گزرنے

کا راستہ دیا پھر میڈیسنز کو دیکھ کر پیشانی پر ہاتھ مارا۔

ساتھ سے گزرتے ہوئے نگاہیں ایک بار پھر اُسکے چہرے پر جا کر ٹک گئیں۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا میں اسے دوبارہ دیکھ سکوں گا" دل نے عجیب سی خواہش کی اور اپنی سوچ پر خود ہی مسکراتے آگے بڑھ گیا۔

یہ عاقب ہے رابعہ اور زہرا ان سے تم مل ہی چکی ہو۔ حیدر آفندی نے سامنے سے آتے عاقب کی طرف اشارہ کیا۔

ماشاء اللہ! رابعہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسلام علیکم۔۔ اُس نے بھی آگے بڑھ کر سلام کیا۔

یہ میری بہن ہے عاقب، بہت عرصے بعد ملی ہے مجھے، میں بتا نہیں سکتا کتنا خوش ہوں۔ حیدر آفندی کے چہرے پر سچی خوشی تھی عاقب نے کئی سالوں بعد انہیں ایسے خوش ہوتے دیکھا تھا۔

رابعہ کبھی گھر بھی آؤ نہ۔

www.kitabnagri.com

ضرور آؤنگی حیدر بھائی لیکن ابھی اجازت دیں دیر ہو رہی ہے۔

گھر کیسے جاؤ گی؟

رکشہ پر جائیں گے۔

Posted on Kitab Nagri

رکشہ کیوں رابعہ، عاقب آپ دونوں کو چھوڑ دے گا۔ سارا نے زہران کی پیشانی سہلاتے ہوئے کہا جو انجیکشن کے زیرِ اثر اب نیم غنودگی میں تھا۔

جی رابعہ آنٹی میں ڈراپ کر دیتا ہوں آپ آجائیں۔

اسکی ضرورت نہیں ہم خود ہی چلے جائیں گے بھابی۔

تکلف کیوں کر رہی ہو رابعہ ہم پر اے تو نہیں سارا اٹھیک کہہ رہی ہے عاقب چھوڑ دے گا۔

حیدر آفندی کے اسرار پر انہوں اثبات میں سر ہلایا۔

مرام کہاں ہے نظر نہیں آرہی۔ رابعہ نے رک کر مٹھی سے پوچھا تو وہ ارد گرد دیکھنے لگی۔

کیا ہوا آنٹی؟ وہ جو اُن سے چند قدم کے فاصلے پر تھا اُن دونوں کے رکنے پر پلٹا۔

وہ۔۔ وہاں ہیں مَرام آپ۔۔۔ رمشانے مَرام کی طرف اشارہ کیا جو ہنوز نیند پوری کر رہی تھی۔

عاقب نے رمشا کے بڑھے ہوئے ہاتھ کے تعاقب میں دیکھا وہ "سلیپنگ بیوٹی" کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"وہ آپ کے ساتھ ہیں آنٹی؟" اُسے خوشگوار حیرت ہوئی۔

Posted on Kitab Nagri

ہاں وہ مَرّام ہے رمشا سے بڑی ہے۔

آپ کی بیٹی ہیں؟

ہاں میری بیٹی ہے۔

اُس نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے مَرّام کو دیکھا جو رمشا کے جگانے پر کچھ شرمندہ سی دیکھائی دے رہی تھی۔
پھر وہ رمشا کے مسکرا کر کچھ کہنے پر آنکھیں مسلتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

تم وہاں بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی؟ اُس کے قریب آنے پر رابعہ نے استفسار کیا۔

تھکاوٹ کی وجہ سے پتہ ہی نہیں چلا پھر آپ نے بھی اتنی دیر لگا دی۔

چلیں آنٹی۔؟ وہ اُس کے چہرے سے بامشکل نظریں ہٹاتے ہوئے بولا۔

ہاں بیٹا۔۔۔

عاقب کے پکارنے پر مرام نے نا سمجھی سے پہلے عاقب اور پھر رابعہ کو دیکھا۔

"یہ حیدر بھائی کے بڑے بیٹے ہیں عاقب حیدر"۔ اُسکی استہفامیہ نظروں کا مفہوم سمجھتے رابعہ نے تعارف کروایا۔

دل کی راہیں تم تک از۔ کرن آفتاب

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم۔ مرام نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

واعلیکم السلام! عاقب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ دل نے اُس سے دوبارہ ملنے کی خواہش کی تھی لیکن وہ نہیں جانتا مراد اتنی جلدی بر آئے گی۔

چلیں امی۔۔ مرام اُس سے نظریں ہٹاتے رابعہ کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔

ہاں چلو عاقب نے ہی چھوڑنا ہے ہمیں۔

وہ حیران ہوئی لیکن بنا کچھ کہے سر ہلاتی اُنکے پیچھے ہوئی۔

بڑا ستایا ہے تم نے اور بہت پریشان بھی کیا اب جلدی سے ٹھیک ہو کے روٹین پر آؤ۔ انضراُسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔

میں خود یہاں لیٹے لیٹے تھک گیا ہوں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے صدیوں سے اسی بستر پر پڑا ہوں۔ آواز میں نقاہت تھی۔

بس ایک دو دن کی بات ہے پھر ڈسچارج کر دیں ڈاکٹر۔

ہمم۔۔۔ اُس نے ہنکارہ بھرا۔

میرب نہیں آئی تمہارے ساتھ؟

Posted on Kitab Nagri

روز ہی آتی رہی ہے آج صبح بھی آئی تھی بلکہ سب آئے تھے تمہیں دیکھنے۔

اچھا۔

ہمم۔۔ زنیہ تو پچھلے دو دن سے یہاں ہے ابھی کچھ دیر پہلے ہی گئی ہے شاید۔

اور کون کون آیا تھا۔؟ زہران نے سوال کیا۔

سب۔۔ سب آئے تھے۔

سب۔۔؟

ہمم سب۔ زہران نے نا سمجھی سے ابرو اُچکائے۔

جیسے۔۔؟ زہران نے مزید پوچھا۔

جیسے میرب، زنیہ، انیلا، علی، دا۔۔۔ ایک۔ ایک منٹ۔۔۔ وہ یکدم سیدھا ہوا۔

www.kitabnagri.com

تم کس کا نام سننا چاہ رہے ہو؟

کسی کا نہیں۔۔۔

تو پھر ہوش میں آتے ہی اتنی معلومات کیوں لے رہے ہو؟

ایسے ہی۔۔۔ اُس نے زور دیا۔

Posted on Kitab Nagri

ایسے ہی تو کچھ نہیں ہوتا میرے دوست۔ ویسے تم جس کا نام سننا چاہتے ہو "وہ" نہیں آئی تھی، اُس کے علاوہ سب آئے۔

کیا واقعی وہ نہیں آئی۔۔۔ بے ساختی سے پوچھا گیا۔

الضر کا قہقہہ بلند ہوا۔

"وہ" کون زہران۔۔۔؟

کوئی نہیں۔۔۔ اُس نے تیوری چڑھائی۔

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے مَرَام کا پوچھوں گے اُسے دیکھنا چاہو گے تو کچھ بھی کر کے اُسے یہاں لے آتا۔

بکو اس بند کرو یا۔۔۔ میں نے مَرَام کا نام کب لیا۔

لیکن تم اُسی کا نام سننا چاہتے تھے، مان لو وہ تمہیں اچھی لگنے لگی ہے۔

ایسا کچھ نہیں ہے اور نکلویہاں سے مجھے نیند آرہی ہے۔

ابھی دو تین گھنٹے پہلے ہی تو نیند سے جاگے ہو اب پھر نیند آرہی ہے تمہیں۔

ہاں آرہی ہے کوئی پابندی ہے؟ وہ تذبذب کا شکار ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

ٹھیک ہے جارہا ہوں تم سوچو مَرَام فرید کے بارے میں۔ وہ جاتے جاتے ہنسی دباتے ہوئے بولا اور زہرا ان گھور کر رہ گیا۔

انصر کے چلے جانے پر اُس نے اُٹھنے کی کوشش کی سر کو سہارا دینے کی خاطر پشت کو کراؤن سے لگایا پھر گہرا سانس لیا۔

"وہ کیوں نہیں آئی"۔۔۔ سب آئے پروہ نہیں۔۔۔ اُس نے سامنے کی دیوار کو تکتے ہوئے سوچا۔
"میں اُسے رلانا تو نہیں چاہتا تھا"۔ کچھ یاد آتے ہی اُس نے نفی میں سر ہلایا اور آنکھیں بند کر لیں۔

مَرَام رابعہ کی بیٹی ہے وہ اُسکی گاڑی میں موجود ہے یہ سب باتیں اُسے عجیب سی خوشی میں مبتلا کر رہیں تھی۔ وہ بیک ویو مرر سے ایک چورنگاہ اُس کے چہرے پر ڈال کر پھر سے نگاہ سامنے روڈ پر جمادیتا۔

اُس نے کبھی کسی لڑکی کو نہیں دیکھا تھا نہ ہی دل میں کسی کو بار بار دیکھنے کی خواہش جاگی لیکن مَرَام کے لیئے دل یہ خواہش بار بار کر رہا تھا۔

"مَرَام"۔۔۔ اُسے آئینے سے دیکھتے زیر لب اُس کا نام پکارا۔

بس بیٹا گاڑی یہیں روک دو۔

Posted on Kitab Nagri

یہاں کیوں آنٹی؟

کیونکہ گاڑی اندر نہیں جائے گی گلی تنگ ہے۔

عاقب نے سر ہلاتے بریک پر پاؤں رکھا۔

مرام اور مٹی گاڑی سے اترتے ہی زرافصلے پر جا کر کھڑی ہو گئیں۔

"بھلا یہ کہنے کیا ضرورت تھی گاڑی اندر نہیں جاسکتی" رمشانے مرام کے کان کے قریب جا کر چڑکے کہا۔

تو کیا ہوا اب یہ تو انہیں بھی دیکھائی دے رہا ہو گا کہ گاڑی اندر نہیں جاسکتی۔

تم بھی آؤ نہ بیٹا گھر لیکن تھوڑا پیدل چلنا پڑے گا تمہیں۔ رابعہ نے گاڑی سے اترتے ہوئے اُسے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔

میں ضرور آجاتا آنٹی لیکن ابھی میں زہران سے ملنا چاہتا ہوں، جب سے اُسے ہوش آیا ہے میری بات نہیں ہو سکی، پھر کبھی سہی۔ اُس نے دور کھڑی مرام کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جیسے تمہاری مرضی لیکن آنا ضرور اور سارا بھابی کو بھی ساتھ لانا۔

جی آنٹی۔ اللہ حافظ

اللہ حافظ بیٹا خیر سے جاؤ۔

Posted on Kitab Nagri

اُنکے مڑتے ہی عاقب نے گاڑی سٹارٹ کی۔

امی آپ نے ایسے ہی اُن کو تکلیف دی ہم خود آجاتے، کیا سوچتے ہونگے وہ کہ بیٹے کی عیادت کرنے آئی اور گھر چھوڑنے کا بھی کہہ دیا۔ مرام نے چلتے چلتے شکوہ کیا۔

میں نے کب کہا وہ تو سارا بھابی اور حیدر بھائی نے اسرار کیا ورنہ میں نے تو بہت منع کیا۔
لوجی بس اسی کی کمی تھی۔ رمشانے سامنے سے آتے سبحان کو دیکھ کر منہ بسورا جو تیزی سے اُنہی طرف آرہا تھا۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

دل کی راہیں تم تک از۔ کرن آفتاب

Posted on Kitab Nagri

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

اسلام علیکم خالہ۔

وعلیکم السلام! کہاں جا رہے ہو اس وقت؟

کہیں نے گھر ہی جا رہا تھا آپ کو دیکھا تو آگیا، لائیں یہ سامان مجھے دیں میں گھر تک چھوڑ دیتا ہوں۔

ہاں یہ لو۔۔ مرام اور رابعہ نے شاپر اُس کے ہاتھ میں تھمائے۔

خدائی فوج دار۔۔ رمشا کو غصہ آیا۔

لاؤ تم بھی دے دو۔ وہ دو قدم مزید پیچھے ہوا تاکہ

اُس کے ہم قدم ہو سکے۔

بہت شکریہ تمہارا۔۔ اپنا بوجھ میں خود اٹھا سکتی ہوں۔

دل کی راہیں تم تک از۔ کرن آفتاب

Posted on Kitab Nagri

جانتا ہوں۔ سبحان نے منہ بنایا۔

ویسے یہ سوشل ورک تم ہر آتے جاتے کے لیئے کرتے ہو یا ہم لیئے شروع کیا ہے؟ وہ تیوری چڑھائے بولی۔

اب تمہیں میرے سوشل ورک سے بھی مسئلہ ہے۔

مجھے تم سے مسئلہ ہے کیوں آجاتے ہو بار بار۔

میں نے کیا کیا ہے؟ اُسے معصومیت سے کہا۔

ایک تم اور دوسرا وہ تمہاری اماں۔۔۔ ایسے معصومیت کے جوہر دیکھاتے ہو کہ اللہ کی پناہ۔

تمہیں اماں زیادہ بری لگتی ہیں یا میں؟

دونوں۔۔۔

سبحان کا منہ لٹک گیا۔

کیا لڑے بغیر مجھ سے بات نہیں کر سکتی؟
www.kitabnagri.com

میں تم سے بات کروں ہی کیوں۔۔؟ وہ ہاتھ آگے بڑھائے بولی۔

کیا۔۔؟ سبحان نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا۔

بیگ دو اور کیا۔

دل کی راہیں تم تک از۔ کرن آفتاب

Posted on Kitab Nagri

او گھر آ بھی گیا۔

ہاں۔۔۔

میں اندر رکھ دوں؟

کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ لاؤ دو مجھے۔

اُس نے دروازے پر ہی رُک کر شاپنگ بیگ اُسکے ہاتھ سے لیئے۔ مرام اور رابعہ اندر جا چکی تھیں۔



وہ پلٹنے لگی تو سبحان نے اُسے پکارا۔

مشی۔۔۔

کیا ہے۔۔؟

دو منٹ بات سُن سکتی ہو میری۔

اگر کہوں نہیں تو کیا جان چھوڑ دو گے؟ اُس نے پلٹ کر کہا۔

سبحان کا چہرہ مر جھایا۔

جلدی کہو کیا کہنا ہے؟ اُسکا اُترتا چہرہ دیکھ وہ گویا ہوئی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ کل میں جا رہا ہوں۔۔۔ بلکہ سب جا رہے ہیں۔

کہاں؟

اسلام آباد۔۔۔ ابوریٹائر ہوئے ہیں تو اب وہ یہاں رہنا نہیں چاہتے اور میرا ایڈمیشن بھی وہیں کے کالج میں کروا دیا ہے۔

ہم۔۔۔ تو میں کیا کروں، یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہو؟

ہم دوبارہ یہاں نہیں آئیں گے مٹی۔

اچھا ہی ہے تمہاری اماں کی باتوں سے جان چھوٹ جائے گی۔

تم واقعی چاہتی ہو ہم یہاں سے چلے جائیں۔ اُسے نظر اٹھا کر پہلی بار اُسکے چہرے کے تاثرات جاننے کی سعی کی۔

ہاں مجھے کیا فرق پڑتا ہے تم یہاں رہو اسلام آباد رہو یا کہیں بھی۔ اُسے کندھے اُچکائے۔

لیکن مجھے تو فرق پڑتا ہے، میں کل کے بعد تمہیں دیکھ نہیں سکوں گا، تمہاری آواز نہیں سن سکوں گا۔

اب تم جب سکول اور پھر چند ماہ بعد کالج سے اکیلے گھر آؤ گی تو میری نگاہوں کے حصار میں بھی نہیں رہو گی۔

اب اگر تم کسی سے جھگڑو گی تو تمہیں بلکہ کسی دوسرے کو تمہاری زد بچانے بھی نہیں آسکوں گا۔ تم جب صحن

میں ٹہل ٹہل کر کتاب پڑھو گی تو چھت پر کھڑے رہ کر تم سے چھپ کر تم کو گھنٹوں دیکھ نہیں سکوں گا۔

اُسکے سنجیدہ لہجے پر وہ سُن سی اُسے دیکھے گئی لکڑی کے دروازے پر گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔ کیوں کہہ رہا تھا۔

میں تمہیں بہت یاد کرونگا مٹی بہت زیادہ۔ اب اُسکی آنکھوں میں نمی کی ایک باریک تہہ تھی۔

یہ کیا کہہ رہے تم؟ وہ حیران پریشان سی اُسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی جہاں نہ جھوٹ تھا نہ کوئی لا اُبابی پن وہ اُسے اپنے سے ایک سال بڑا نہیں بلکہ بہت بڑا محسوس ہوا تھا۔

تم۔۔۔ تم کس قسم کی باتیں کر رہے ہو؟

پتہ نہیں۔۔۔ بس جو محسوس کیا تم سے کہہ دیا۔

کونسی فلم دیکھ کر آرہے ہو؟ اُسنے ہلکے پھلکے انداز میں بات ہنسی میں اڑانے کی کوشش کی۔۔۔ شاید وہ مذاق کر رہا تھا اور ابھی ہنس کے کہے گا کہ دیکھو میں نے تمہیں بے وقوف بنا دیا۔۔۔ لیکن یہ کیا۔۔۔ وہ تو اُسکے مسکرا نے پر بھی نہیں مسکرایا تھا چہرہ اب بھی سنجیدہ تھا۔

میں فلم نہیں دیکھتا مٹی، لیکن یہ ضرور جانتا ہوں کہ تمہیں فلمیں دیکھنا بہت پسند ہے، سبز رنگ اچھا لگتا ہے، تم آرکیٹیکٹ انجینئر بنانا چاہتی ہو۔ سڑابیری آئس کریم بے حد پسند ہے تمہیں اور۔۔۔۔

اُسکا منہ حیرت سے کھل گیا۔ وہ اتنا سب کیسے جان گیا تھا، اُس نے تو کبھی بھی ایسی باتوں کا ذکر نہیں کیا تھا نہ ہی کوئی ایسی عظیم ہستی تھی جس نے آٹو بائیو گرافی لکھی ہو جسے وہ ازبر کر لے۔

اور۔۔۔۔؟ بے ساختہ اُس کے منہ سے نکلا۔

Posted on Kitab Nagri

"اور میں سخت ناپسند ہوں۔" آخری جملہ ادا کرتے ہوئے اُسکا چہرہ پہلے سے زیادہ سنجیدہ تھا۔

رمشانے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری۔

کچھ دیر کے لیئے خاموشی چھائی جسے سبحان نے توڑا۔

اگر برانہ مانو تو یہ رکھ لو۔ اُس نے جیب سے سفید چاندی کی انگوٹھی نکال کر آگے بڑھائی۔

یہ۔۔۔ یہ کہاں سے لی تم نے؟ وہ مزید حیران ہوئی۔ انگوٹھی مہنگی نہیں تھی لیکن اتنی بھی سستی نہیں تھی کہ نظر انداز کر دیا جائے۔

"پاکٹ منی کے پیسے بجا بجا کر خریدی ہے۔"

کبھی کوئی ڈھنگ کا کام نہ کرنا تم۔

تو۔۔۔ تو تمہیں اچھی نہیں لگی؟

اچھی ہے لیکن رکھ نہیں سکتی۔

کیوں۔۔۔؟

بس نہیں رکھ سکتی۔

اچھا۔۔۔ اُس نے منہ بناتے انگوٹھی واپس جیب میں ڈالی۔

اب یہ کسے دو گے؟

Posted on Kitab Nagri

کسی کو بھی نہیں۔۔۔

کیوں۔۔۔؟

بس نہیں دے سکتا۔۔۔ وہ اُسی کے انداز میں بولا۔

مشی دروازے پر کیوں جم کے کھڑی ہو۔۔۔؟ اندر کیوں نہیں آئی ابھی تک۔ رابعہ کی آواز پر وہ دونوں ہی

ایک دم خوف زدہ ہوئے۔

آ۔۔ آرہی ہوں امی۔۔۔

تم جاؤ۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ وہ دروازہ بند کرنے لگی تو اُس نے پھر روکا۔

کیا ہے۔۔۔؟ وہ اندر دیکھتے ہوئے بولی۔

کیا تم مجھے یاد کرو گی؟

لحظے بھر کو وہ خاموش ہوئی۔

بتاؤ۔۔۔؟

نہیں۔۔۔ اُس نے نفی میں سر ہلایا اور دروازہ بند کیا۔

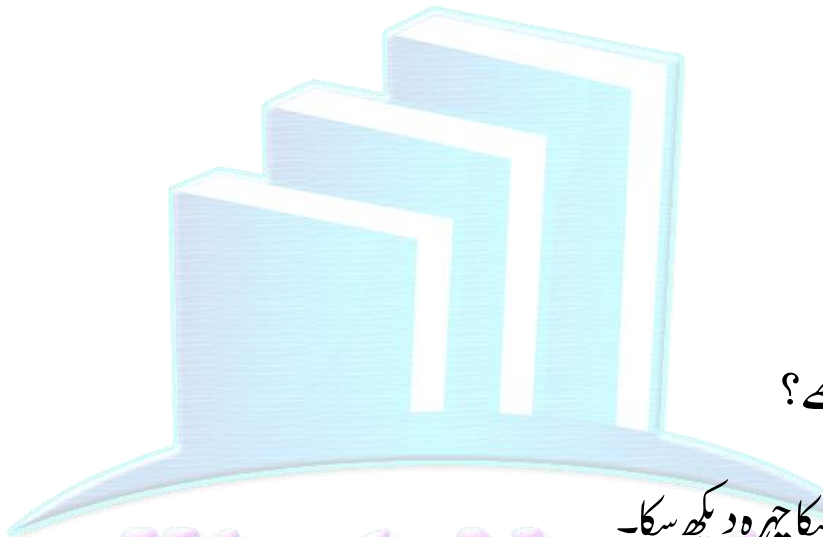
وہ پہلے حیران ہوئی بہت حیران اور پھر افسردہ۔

Posted on Kitab Nagri

کچھ دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی مٹی سے بھری کیاری کے قریب آئی۔ چند پودوں پر تازہ پھول کھلے ہوئے تھے۔

اُسکی آنکھوں میں نمی اُتری اور پھر آنسو لڑی کی صورت چہرہ تر کرنے لگے۔

"اگر جاہی رہا تھا تو اتنا سب نہ کہتا" یہ نہ کہتا تم مجھے یاد آؤ گی مٹی "اُس نے آنسو صاف کیئے اور نل کھول کے چہرے پر پانی ڈالنے لگی۔



کون تھے وہ زہر ان بتاؤ مجھے؟

بھائی میں نہیں جانتا نہ ہی اُسکا چہرہ دیکھ سکا۔

وہ کہاں سے پیچھے آرہے تھے، کالج سے یا پھر انصر کو ڈراپ کرنے کے بعد؟

نہیں کالج کے بعد نہیں وہ بعد میں پیچھے آیا تھا شاید۔

کتنے لوگ تھے وہ؟

ایک۔۔۔

ہمم۔۔۔ کیا بالکل بھی اُسکی شکل نہیں دیکھ سکے تم؟۔

Posted on Kitab Nagri

نہیں بھائی۔ اور آپ بھی اس بارے میں زیادہ نہ سوچیں ہو سکتا ہے وہ موبائل یا پھر گاڑی کے چکر میں پیچھا کر رہا ہو اور میرے رفتار بڑھانے پر گولی چلا کر ڈرانا چاہتا ہو مجھے۔

چھوڑوں گا تو کبھی نہیں۔۔۔ چاہے وہ زمین کے اندر ہی کیوں نہ ہو میں ڈھونڈ لوں گا۔

بھائی آپ۔۔۔

تم ریست کرو میں آتا ہوں۔ وہ مسکرایا اور باہر نکل گیا۔

آج کالج کی فضا کچھ الگ ہی دیکھائی دے رہی تھی ہر طرف چہل پہل تھی۔

وہ لمبی روش عبور کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی اطراف میں لگے گھنے درختوں سے ہمیشہ کی طرف سورج کی شعائیں چھن چھن کر سرمئی تار کول کی سڑک پر پڑ رہی تھی، یہ سٹوڈنٹس کی طرف سے استعمال کی جانے والی مصروف ترین سڑک تھی جو کم ہی ویران ہوتی تھی۔

www.kitabnagri.com

روش کے ختم ہوتے ہی سامنے بڑا لان تھا جسے عبور کرتے ہی کوریڈور شروع ہو جاتا اور پھر اُس کے بعد مختلف پروف کے مختلف لیکچر رومز اور بلڈنگ کے سامنے روشن کشادہ ہر ابھر اسالان۔

وہ اب کوریڈور کراس کر کے لیکچر روم کی جانب بڑھ رہی تھی جب نگاہ سامنے بیٹھے زہرا ان پڑی۔

Posted on Kitab Nagri

سفید سادہ شرٹ اور بلیو جینز پہنے وہ سٹوڈنٹس کے جھرمٹ میں چھپ سا گیا تھا۔ وہ سب چاروں طرف سے اُسے گہرے ہوئے تھے۔

مرام بامشکل ہی اُسے دیکھ پائی۔ انضر کرسی پر کھڑا کچھ کہہ رہا تھا اور پھر وہ سب تالیاں بجانے لگے۔
اب وہ سب سامنے کی جگہ خالی کرتے اطراف میں آگے آئے تھے۔

اب وہ با آسانی اُسے دیکھ سکتی تھی، بائیں ہاتھ میں سفید پیٹی اب بھی موجود تھی جس پر مختلف رنگوں سے کچھ نہ لکھا گیا تھا۔ وہ پہلے سے کمزور لگ رہا تھا لیکن چہرے کی مسکراہٹ ویسی ہی تھی جاندار اور دلکش۔

میرب اور انضر اُسکے دائیں بائیں رکھی کر سیوں پر بیٹھے کچھ کہہ رہے تھے اور بدلے میں وہ نفی میں سر ہلارہا تھا۔
ایک مہینے بعد وہ کالج واپس آیا اور تمام رونقیں بھی لوٹ آئی تھی۔

"اس کی زندگی رنگوں سے بھرپور ہے" جیسے کینوس پر کسی نے سارے رنگ بکھیر دیئے ہوں، خوشی کے مسکراہٹوں کے دوستی کے محبت کے دنیا جہاں کے سارے رنگ۔" وہ سوچ کے رہ گئی۔

اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی میرب کی نگاہ مرام پر پڑی تو اُس نے ہاتھ بلند کر کے اشارہ کیا۔ وہ اُس نے وہاں آنے کا کہہ رہی تھی پوری کلاس وہاں موجود تھی۔

زہرا نے بھی اُسی سمت دیکھا۔

دل کی راہیں تم تک از۔ کرن آفتاب

Posted on Kitab Nagri

وہ تذبذب میں گھر گئی۔ جاؤں یا۔۔۔

آجاؤ مَرَام۔۔ وہ کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ ہونٹوں کے گرد رکھے اُسے پکارنے لگی۔

وہ سر جھٹکتی زینے عبور کرتی کشادہ لان پار کرنے لگی جس کے آخری طرف وہ سب موجود تھے۔

آج کلاس نہیں ہوگی؟ وہ اُنکے قریب آ کر بولی۔

ہوگی لیکن سر عارف کی نہیں کیونکہ آج وہ چھٹی پر ہیں۔ تم آؤ بیٹھو ہمارے ساتھ۔ جواب انیلا کی طرف سے آیا جو بہت ہی چمک رہی تھی۔

نہیں شکریہ آپ سب انجوائے کریں

زہرا نے کن آنکھوں سے اُسے دیکھا۔ وہ آج بھی اُسکی طرف متوجہ نہیں تھی ایک کندھے پر بیگ ڈالے اور دوسرے ہاتھ سے بیگ کو ہلکا سا تھامنے سیاہ چادر پہنے وہ آج بھی اُس سے بے نیاز تھی۔

تم وہاں اکیلی کیا کرو گی بیٹھ جاؤ نہ یہاں اور یہ لو انویٹیشن۔ میرب کر سی چھوڑتے اُسکے قریب آئی۔

یہ کس لیئے؟ میں نے اور انصر نے زہرا کے لیئے ویلکم پارٹی ارنج کی ہے اور رات میں مووی نائٹ اُسی کا انویٹیشن ہے۔

شکریہ۔ اُس نے سنجیدگی سے کہتے کارڈ بیگ میں رکھا۔

دل کی راہیں تم تک از۔ کرن آفتاب

Posted on Kitab Nagri

ماحول میں ایک دم خاموشی چھائی تھی۔

انصر نے پہلے مرام اور پھر زہران کو دیکھا۔

زہران کو ویکم نہیں کہیں گی آپ؟

اُس نے انصر کو گھورا لیکن اُس پہ زہران کی گھوری کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"ویکم زہران" اب کیسے ہیں آپ؟ یہ سوال زہران کی توقع کے بالکل برعکس تھا۔

اب ٹھیک ہوں میں۔

مرام نے اثبات میں سر ہلایا اور بناؤ کے آگے بڑھ گئی جبکہ زہران انتظار میں تھا کہ وہ مزید کچھ بولے۔

"یہ لڑکی اتنا کم کیوں بولتی ہے۔ وہ سوچ کر رہ گیا۔

زہران آج شام کو تم گاؤ گے بس۔۔۔ میرب کی آواز گونجی۔

اوکے کہا تو ہے آج شام کو لیکن ابھی نہیں۔ زہران نے ہتھیار ڈالے۔

"پتہ نہیں یہ اتنا کیسے بول لیتا ہے" ابھی بیماری سے پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا پھر بھی۔ چلتے چلتے زہران کا

آخری کا جملہ سماعت سے ٹکرایا تھا۔

جاری ہے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

samiyach02@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔